مکتب بیت القرآن

زیرِ نگرانی مولانا راشد اسلام ...
0334-3905571

حوالہ نمبر: ۳۰۷ / ۱۶۹ تاریخ: ۱۸ / ۲ / ۴۳ھ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام ان شرائط وضوابط کے بارے میں کہ:

طالب علم کو داخلہ کے وقت ان شرائط وضوابط کا پابند بنانا شرعاً جائز ہے نیز اگر ان شرائط وضوابط میں کوئی شق غیر شرعی ہو تو اس کی نشاندہی فرمائیں۔

جامعہ فاروقیہ دار الافتاء

المستفتی
مولانا راشد اسلام
مدیر مکتب بیت القرآن
0334-3905571

مکتب بیت القرآن
مین بازار نزد فاروقیہ مسجد
فیوچر کالونی لانڈھی کراچی

Scanned with CamScanner

۱۔ بچے کو داخل کرتے وقت اللہ تعالیٰ کی رضا کی نیت ضروری ہے کیونکہ اعمال کا دارو مدار صحت نیت پر ہے۔

۲۔ بچے کو داخل کرتے وقت سرپرست کا آنا ضروری ہے۔

۳۔ مدرسہ میں طالب علم کا صاف آنا ضروری ہے۔

۴۔ شرعی لباس بالوں کا منڈوانا اور داڑھی سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق ہونا ضروری ہے۔

۵۔ مدرسہ ہذا میں موبائل فون ایم پی تھری ٹیپ ریکارڈ وغیرہ چاقو چھری اسلحہ رکھنا سخت ممنوع ہے۔ نیز ہر قسم نشہ آور چیز سے اجتناب لازمی ہے بصورت دیگر مدرسہ سے اخراج کیا جائے گا۔

۶۔ وقت کی پابندی لازمی ہے۔ دیر سے آنے والے یا غیر حاضریوں کے عادی طالب علم ایک دو مرتبہ تنبیہ کے بعد خارج کیا جائے گا۔

۷۔ اگر کسی طالب علم کو مدرسہ کے کسی استاد یا دوسرے طلباء یا خدام میں سے کسی قسم کی بھی شکایت ہو تو طالب علم کے سرپرست کا مذکورہ بالا اشخاص سے براہ راست کسی قسم کی بات چیت کی اجازت ہرگز نہیں ہوگی بلکہ مہتمم مدرسہ سے رابطہ کریں۔

۸۔ کسی بھی طالب علم کو بغیر اجازت کے باہر جانے کی ہرگز اجازت نہیں ہوگی۔ اگر کوئی طالب علم بغیر اجازت مدرسے سے نکل گیا تو اس کی کوئی ذمہ داری مدرسہ قبول نہیں کرے گی۔

۹۔ طلباء کی دیکھ بھال محترم والدین اور اساتذہ کرام دونوں کا یکساں فریضہ ہیں اس کے باوجود خدانخواستہ کوئی طالب علم بھاگ گیا یا گم ہوا تو والدین کو مطلع کرنے کے بعد مدرسہ پر اس کی کوئی ذمہ داری عائد نہ ہوگی۔

۱۰۔ چھوٹے اور بڑے طلبہ کے درمیان اختلاط اور اسی طرح مدرسہ کے باہر کسی سے تعلق قائم کرنا قطعاً ممنوع ہوگا۔

Scanned with CamScanner

۱۱- مدرسہ ہذا میں بچوں کے بارے میں حد درجہ احتیاط برتی جاتی ہے اس کے باوجود اگر غلطی سے کسی طالب علم کو خدانخواستہ مناسب تادیب کے دوران خلاف ارادہ کوئی زد پہنچے تو اسے غلطی سمجھ کر درگزر کیا جائیگا اور اسی کی بنیاد پر کسی قسم کی کاروائی سے اجتناب کیا جائیگا۔

۱۲- طالب علم پر لازم ہے کہ مدرسہ کی وقف کتب، تپائیوں پر لکھنے سے اجتناب کرے یہ اشیاء آپ کے پاس امانت ہیں ضائع اور خراب کرنے کی صورت میں متعلقہ طالب علم سے تاوان لیا جائے گا۔

۱۳- سرپرست کو چاہیے کہ 15 دن میں کم از کم ایک مرتبہ اپنے بچے کے بارے میں مہتمم صاحب سے تعلیمی و اخلاقی معلومات حاصل کر لیا کریں۔

۱۴- ماہانہ فیس ہر مہینے کے پہلے ہفتہ میں ادا کرنا ضروری ہوگا تاکہ آپ کو بھی مشکلات کا سامنا نا ہو اور مدرسہ ہذا کو بھی۔

۱۵- مدرسہ کی طرف سے وقتاً فوقتاً قواعد و ضوابط میں کی جانے والی ترامیم کی پابندی طالب علم اور سرپرست، دونوں پر لازم ہوگی۔

۱۶- گھر میں ہوتے ہوئے جو اسباق مدرسہ کی طرف سے طالب علم کے ذمے لازم ہیں۔ سرپرست کا ان پر یاد کروانا ضروری ہے۔

۱۷-

۱۸- کسی قسم کی تنظیم سازی جلسے جلوس کا انعقاد کسی بھی تنظیم کے ساتھ عملی وابستگی یا دوسرے طلباء کو اس کی ترغیب دینا اشتہارات، اسٹیکر، بیج اور کلینڈر وغیرہ مدرسہ کی دیواروں پر لگانا یا پاس رکھنا سیاسی اور فرقہ وارانہ بحث و مباحثہ اور ملک دشمن عناصر کے ساتھ روابط رکھنا سخت ممنوع ہے۔

۱۹- مندرجہ بالا قواعد و ضوابط کی پابندی لازمی ہے خلاف ورزی کرنے والے کو مدرسہ سے خارج کیا جائے گا۔ اگر سرپرست خود حاضر ہو کر آئندہ کے لیے ایسی غلطی سرزد نہ ہونے کی ذمہ داری قبول کرے تو وہ دوبارہ داخلے پر غور کیا جائے گا۔

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

واضح رہے کہ کسی بھی ادارے کو چلانے کے لیے اس کے اصول وضوابط ہوتے ہیں، بالخصوص دینی ادارہ جس میں قرآنِ مجید کی تعلیم دی جاتی ہو۔

سوال میں ذکر کردہ شرائط بھی چونکہ ایک دینی ادارے کو چلانے کے لیے اس میں پڑھنے والے طلبہ کے متعلق ہیں، اور ان شرائط وضوابط سے مقصود، ادارے کی سہولت اور طلباء کرام کی تعلیمی ترقی ہے، لہٰذا یہ شرائط لگانا درست ہیں، اور یہ شرائط شریعت کے مطابق ہیں۔

البتہ شق نمبر:۴ میں **"بالوں کا منڈوانا"** کی بجائے **"بالوں کا شریعت کے مطابق برابر رکھنا"**، اور شق نمبر:۱۲ میں لفظ **"تاوان"** کی جگہ **"نقصان کی قیمت "** لکھ دیا جائے تو مناسب ہو گا، کیونکہ شریعت میں مالی جرمانہ کی ممانعت آئی ہے، اور کسی طالب علم سے بغیر قصد وارادے سے کوئی نقصان ہو جائے تو اس سے نقصان کی قیمت وصول کرنا شرعاً جائز نہیں ہو گا۔

لما في سنن الدار قطني:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولِ الله صلى الله عليه وسلم: ﴿الْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ مَا وَافَقَ الْحَقَّ مِنْ ذَلِكَ﴾

(كتاب البيوع:باب الصلح:رقم الحديث:٢٨٩٤، ط:مؤسسة الرسالة، بيروت، لبنان)

وفي رد المحتار:

"وعلى كل فلا تثبت له أحكام الرهن ولا بيعه، ولا بدل الكتاب الموقوف بتلفه إن لم يفرط اهـ

(كتاب الوقف:مطلب في شرط واقف الكتب ألاّ تُعارَ إلا برهن:٦/ ٥٤١، ط: دار المعرفة، بيروت، لبنان)

Scanned with CamScanner

وفي شرح المجلة لرستم باز:

"الأمانة غير مضمونة، فإذا هلكت أو ضاعت بلا صنع الأمين ولا تقصيرٍ منه لايلزمه الضمان"

(الكتاب السادس في الأمانات:رقم المادة:٧٦٨، ١/ ٤٢٦، ط: دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان)

وفي سنن الدار قطني:

عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ : « لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَعِيرِ غَيْرِ الْمُغِلِّ ضَمَانٌ وَلاَ عَلَى الْمُسْتَوْدَعِ غَيْرِ الْمُغِلِّ ضَمَانٌ »

(كتاب البيوع:رقم الحديث:٢٩٣٩، ٣/ ٣٦ ط:مؤسسة الرسالة، بيروت، لبنان)فقط

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه: عثمان غني عفي عنه

المتخصص في الفقه الإسلامي

بالجامعة الفاروقية كراتشي

١٠/ ٠٢/ ١٤٤٣هـ١١/ ٠٩/ ٢٠٢١م

الجواب صحيح

٥/ ٣/ ١٤٤٣ھ

الجواب صحيح

٢/ ٣/ ١٤٤٣ھ